سوال

(102)فوت شدہ نمازوں کی قضائی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی ۴یا۵ نمازیں قضاء ہوگئیں یا ایک ظہر کی قضاء ہوگئی ہے ، قضاء نمازوں کی سنتیں بھی پڑھنی چاہیں یا صرف فرض ۔ اگر سنتیں پڑھنی ضروری نہیں توکس دلیل سے ۔ نیز ایک شخص نے ظہر نہیں پڑھی ۔ عصر کے وقت آتا ہے اور جماعت عصر کی ہورہی ہو تو جماعت کے ساتھ ظہر کی پڑھے اور بعد میں عصر کی پڑھے یا عصر پہلے پڑھے جماعت کے ساتھ اور بعد میں ظہر قضاء کرے ۔ کون سا طریقہ ٹھیک ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے گا ۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کی نمازیں رہ گئی تھیں تو آپ نے انہیں ترتیب وار پڑھا تھا ۔

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (غزوئہ خندق میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں کافروں نے ظہر عصر مغرب اور عشاء نمازیں پڑھنے کی مہلت نہ دی (اوران نمازوں کا وقت گزر گیا) جب فرصت ملی تو رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی انہوں نے پھر اقامت کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی'' (مسند احمد ۔ نسائی ۔ ترمذی ۔ ابواب الصلاة ۔ باب ماجاء فی الرجل تفوتہ الصلوات بأیتھن یبدأ) فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے وقت ان کی سنتوں کی بھی قضاء دینی چاہیے ۔

مشہور واقعہ جس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی سفر میں فجر کی نماز سے سوگئے تھے اس میں رسول اللہ ﷺ کا فجر کی سنتوں کو پڑھنا بھی ثابت ہے ۔ (بخاری ۔ مواقیت الصلوة باب الاذان بعد ذہاب الوقت مسلم المساجد ۔ باب قضاء الصلوة الفائتة) فرض بروقت پڑھ لیے گئے ہوں تو صرف سنتیں رہ گئی ہوں تو ان کو قضاء پڑھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ۔ جیسا کہ ایک حدیث ہے :

ایک دفعہ ظہر کے بعد والی دو رکعتیں آپ ﷺ سے رہ گئی تھیں تو آپ ﷺ نے انہیں عصر کے بعد پڑھ لیا تھا ۔ (صحیح بخاری ۔ کتاب المواقیت الصلاة باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوہا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب